

وقت = 20 منٹ کل نمبر = 20

حصہ معروضی

اردو لازمی ۰ گروپ : پہلا

ہدایات : ہر بخش کے چار مکالمہ جو اپاٹ A, B, C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کالپی پر بہر بڑ کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق مختصرہ دائروں کو ملکر کیا ہین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زائد دائروں کو پور کرنے یا کاٹ کر پور کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب فلٹ قصور ہو گا۔

DJK-11-1-23

سوال نمبر 1

لکھتے ہیں نثرت کے شعلے زبان سے۔ دعوائی اللہ رہا ہے اہارے پیاس سے۔ اس میں رویف ہے۔ (A) شعلے (B) پیاس (C) سے (D) نثرت	1
لفظ قافیہ کس سے مشتق ہے؟	2
شعر میں غناہیت اور موسمیت پیدا کرتا ہے۔	3
باقی اپنے مہاوت آگس پہچانتا ہے۔	4
مرغ بانک شہرے تو پہ نہیں۔	5
لیے کے گمراہی میں پیش۔	6
لیے نے آج شیو بھی نہیں۔	7
مومن وہ ہے جس خلوت اک ہو۔	8
مرزوک میں سے کیا مراد ہے؟	9
خطوط غالب کے مرتب کا کیا نام ہے؟	10
تلنت کے کہتے ہیں؟	11
شیخ دہلی کے بعد کرمل برلن کے لیے شہر کو کون سا عہدہ مقرر ہوا تھا؟ (A) شفیع اعلیٰ (B) ہیرمن (C) فرمی گورنر (D) کولر	12
نصاب میں شامل ملامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے خط میں کس تہیج کا ذکر ملتا ہے؟	13
(A) عمر خضر (B) کشیدج (C) الفقر فخری (D) آتش نرود	
"پھری اک گلاب کی سی ہے" اس صحرے میں "کی سی" ہے۔ (A) مشہر (B) مشہرہ (C) رویف (D) ادب تیہیہ	14
"گرید کی مرضی ہوئی سر جوڑ کے پیٹھے" اس صحرے میں "یاد" ہے۔ (A) وجہ جائی (B) مستعارہ (C) مستعارہ (D) طرفین استعارہ	15
مشترک خوبی جو مشہرہ اور مشہرہ میں موجود ہو اسے کہتے ہیں۔ (A) وجہ جائی (B) وجہ بہر (C) غرض تیہیہ (D) حروف تیہیہ	16
استعارہ کا انعامدار ہوتا ہے۔	17
چل رہی ہے حرف گن سے اب تک۔ اک کہانی اتنے کرواروں کے۔ اس میں حرف کن ہے۔	18
(A) استعارہ (B) تیہیہ (C) تہیج (D) قانیہ	
اگر غزل کے آخری شعر میں تخلص نہ ہو تو وہ شعر نہیں ہوتا۔ (A) مقطع (B) مطلع (C) آخری شعر (D) مقتني	19
غزل یا قصیدہ کی مکالی بیت جس کے دونوں صور میں قانیہ ہوں تو اسے کہتے ہیں۔ (A) پہلا شعر (B) مطلع (C) مقطع (D) قانیہ	20

اردو لازمی، گروپ: پہلا حصہ انسانیہ وقت = 2 گھنٹے 40 منٹ، کل نمبر = 80

DGK-11-1-23

سوال نمبر 2۔

(الف) درج ذیل اشعار کی تحریر کچھ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی کچھ۔
دوسرਾ کون ہے جہاں ٹو ہے کون جانے بچے، کہاں ٹو ہے
سو شاਨوں پر، بے ٹو ہے پرہ لائک پر دوں میں ہے ٹو ہے پرہ

سوال نمبر 3۔

(ب) درج ذیل اشعار کی الگ الگ تحریر کچھ اور شاعر کا نام بھی کچھ۔
کن نے اینی میسیتیں نہ سکیں رکھتے میرے غم بھی، شدراے کاش!
جان آخر تو جانے والی تھی اس پر کی ہوئی، میں شارے کاش!
اس میں راوی سنن تھکن تھی شر ہوتا ترا شعار، اے کاش!

سوال نمبر 4۔

(الف) راست بازاری اور وہ تمام اوصاف جو ایک راست باز آدمی میں ہوتے ضروری ہیں، جیسے صدقِ مکوت، حیثیت، دلیری اور آزادی وغیرہ اس شخص کی خصوصیات میں سے تھے۔ اس شخص نے اگرچہ پوچھیے تو لبی آناد تحریر دوں سے اردو لتریجہ میں آزادی اور سچائی کی بنیاد فال دی۔ اس نے لوگوں کو مجبور کیا کہ حق بات کہنے میں کسی کی طعن و ملامت سے نہ فریں۔ جو بات اس کو حق معلوم ہوئی، اس کے کہنے میں کبھی اس بات کا خیال نہیں کیا کہ دنیا میں کوئی دوسرا شخص بھی اس بات میں اس کے ساتھ اتفاق کرنے والا ہے یا نہیں۔

(ب) ہر چیزِ مہنگائی کی اپنیا کو مخفی بھی تھی لیکن دکان کا پرانا مشی اتنا ہی ستا تھا جتنا میں سال پہلے اس کی آنکھوں کے سامنے لوائی شروع ہونے سے قابل جوچیزیں دو پہنچے و لے کر دکان میں بھری گئی تھیں وہ لوائی شروع ہوتے ہی مخفی ہوتی تھیں بیہاں تک کہ دو پہنچے کی چیز نے آٹھ دس کتابیں دیا۔ کوئی چیز نہیں جیسے جیسے پرانی ہوتی تھیں دیے دیے جیسی بھی لیکن اس پرانے مشی کے دو روپے کی قیمت بالدار میں مخفی تھی چلی گئی۔

سوال نمبر 5۔

درج ذیل میں سے کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ تحریر کچھ اور مصنف کا نام بھی کچھ۔

(الف) مرید کے اخلاق و خصال (ب) دوستی کا پہل

سوال نمبر 6۔

حیثیتِ جانبدھی کی نظم "پالی استقلال" کا خلاصہ تحریر کچھ۔

سوال نمبر 7۔

سوش میڈیا کے بے جا استعمال سے معاشرے پر پڑنے والے بڑے اثرات کے موضوع پر دو دسنوں کے درمیان مکالہ تحریر کچھ۔

سوال نمبر 8۔

درج ذیل عبارت کی تخلیق کچھ اور مناسب عنوان بھی تحریر کچھ۔

پچھلے کچھ سالوں سے دیبا بہت تیزی سے تبدیل ہوتی تفری آری ہے۔ انٹرنیٹ اور موبائل فون کی وجہ سے زندگی کی قدریں بدلتی ہیں۔ ان چدید آلات کی بدولت کام اگرچہ جیزی سے ہوتے لگا ہے تاہم زندگی میں اضطرابی کیفیت پیدا کرنے میں ان آلات کا کلیدی کردار ہے۔ ایک طرف تدوں کا کام گھنٹوں میں ممکن ہوا ہے لیکن دوسرا طرف ان آلات کو ہی وقت کے ضایع کا باعث بھی گردانتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز کے ثابت اور مخفی دوں بھلو ہوتے ہیں۔ فوائدِ تقہات، اس چیز کے استعمال پر محسوس ہے۔ جہاں ڈیجیٹل سکت خالوں تک رسائی، اگرچہ جھوٹ میں ہو سکتی ہے، وہی یہ الیہ بھی ہے کہ کتب بینی کے ذوق و شوق و مُؤثر رہا ہے۔ زیادہ مواد تک آسان رسائی نے حقیقت کے معیار کو متاثر کیا ہے۔ کہیں نہ کہیں عدم توازن موجود ہے، ہمیں اس عدم توازن کی وجہات کا سراغ لگانا ہو گا۔